سرکاری ملازمین کے خلاف کارروائی کا طریقہ کار کیا ہے؟

سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی ہے جس میں صوبہ پنجاب کی مشیر اطلاعات فردوس عاشق اعوان اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ سونیا صدف کو بھرے بازار میں ڈانٹ رہی ہیں اور ان کو کہتی ہیں کہ وہ حکومت کی طرف سے رمضان بازار میں اشیا خوردونوش کے معیار کو برقرار رکھنے میں ناکام ہوگئی ہیں۔

ویڈیو میں فردوس عاشق اعوان ان کو مزید بتارہی ہیں کہ آپ اس کام کی اہل ہی نہیں ہیں لیکن پتہ نہیں کس نے آپ کو اسسٹنٹ کمشنر بھرتی کیا ہے۔

فردوس عاشق اعوان نے ایسا سیالکوٹ کے ایک رمضان سہولت بازار کے دورے کے موقع پر کیا جہاں ان کے مطابق فروخت کی جانے والی سبزیاں اور پھل معیاری نہیں تھیں۔ ان سبزیوں اور پھلوں کی حالت دیکھ کر فردوش عاشق اعوان برہم ہوگئی تھیں۔

CSS Times

ویڈیو وائرل ہوتے ہی فردوس عاشق اعوان کو سوشل میڈیا صارفین کی جانب سے تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے جبکہ بعض سمجھتے ہیں کہ مشیر اطلاعات نے درست کیا ہے اور کوئی بھی سرکاری ملازم اگر ایمان داری سے اپنا کام نہیں کر رہا ہے تو ان کا احتساب ہونا چاہیے۔

سیالکوٹ واقعے کی مذمت کرتے ہوئے پنجاب کے چیف سیکرٹری جواد رفیق ملک نے بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ انتظامی افسر یا ملازم کے ساتھ غیر اخلاقی زبان استعمال کرنا قابل مذمت ہے۔

سرکاری افسران کے کام کرنے کے حوالے سے قوانین کا جائزہ لے کر اس بات کو پرکھ سکتے ہیں کہ مشیر اطلاعات نے جو اقدام اٹھایا ہے وہ ریاستی قوانین کے مطابق ہے یا نہیں۔

پاکستان میں تمام سرکاری ملازمین کے لیے 'ایفیشینسی اینڈ ڈسپلن رولز' موجود ہیں جو تمام سرکاری ملازمین پر لاگو ہوتے ہیں اور یہ قوانین تمام صوبوں میں نافذ العمل ہے۔

اس قانون کے تحت ان ملازمین کے خلاف کارروائی ہوتی ہیں جب متعلقہ محکمے کو لگے کہ کسی ملازم کی کارکردگی ٹھیک نہیں ہے یا اس صورت میں بھی لاگو ہوتا ہے جب ملازم کرپشن، غیر اخلاقی کام یا دیگر کسی بھی غیر قانونی کام میں ملوث پایا جائے۔

اس قانون کے تحت ان ملازمین کے خلاف کارروائی بھی ہوتی ہیں جب وہ دفتر سے سات دنوں سے بغیر اطلاع کے غیر حاضر پائے جائیں۔

سرکاری ملازم کے خلاف کارروائی کا طریقہ کار کیا ہے؟

ایفیشینسی اینڈ ڈسپلن رولز میں کسی بھی ملازم کے خلاف کارروائی شروع کرنے کا باقاعدہ طریقہ کار دیا گیا ہے۔ کارروائی شروع کرنے کا حق قانون کے مطابق اس محکمے کو دیا گیا جنہوں نے ملازم کو بھرتی کیا ہے جبکہ وزیر اعلی یا وزیر اعظم کے پاس بھی یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی سرکاری ملازم کے خلاف انکوائری کا حکم دیں۔

انکوائری شروع کرنے کے بعد پہلا کام قانون کے مطابق متعلقہ ملازم کو شوکاز نوٹس جاری کرنا ہوتا ہے۔ اس قانون کے شق نمبر 7 میں لکھا گیا ہے کہ متعلقہ محکمہ ملازم کو شوکاز نوٹس جاری کریں اور ملازم سات دنوں کے اندر اس شوکاز نوٹس کا جواب دیں گے جس میں وہ اس بات کا جواب دیں گے کہ ان کے خلاف کارروائی کیوں نہ کی جائے۔

تاہم قانون کے مطابق اگر ملازم کسی کرپشن میں ملوث ہے یا انہوں نے کوئی ایسا کام کیا ہے جس سے ملکی سالمیت یا سکیورٹی کو خطرہ لاحق ہوا ہوں اور متعلقہ محکمے کے پاس واضح ثبوت بھی موجود ہوں، تو متعلقہ ملازم کو شوکاز نوٹس جاری کر کے وضاحت کا موقع نہیں دیا جا سکتا۔

CSS Times

انکوائری شروع ہوتے ہی اس قانون کے شق نمبر 5 کے مطابق متعلقہ ملازم کو تین ماہ کے لیے معطل کیا جائے گا اور انکوائری کو تین مہینوں میں مکمل کر کے ملازم کے خلاف فیصلہ کیا جائے گا۔

تاہم قانون کے مطابق اگر متعلقہ محکمہ چاہے تو معطلی کا دورانیہ مزید تین ماہ تک بڑھا سکتا ہے۔ جس ملازم کے خلاف انکوائری کا حکم دیا گیا، اس کے کیس کو دیکھنے کے لیے ایک انکوائری کمیٹی بنائی جائے گی جس کا سربراہ متعلقہ ملازم سے رینک میں سینیئر ہو گا۔

قانون کے مطابق انکوائری کمیٹی متعلقہ ملازم کو ذاتی طور پر سننے کا موقع دے گی۔ انکوائری کمیٹی تین ماہ کے اندر اگر کیس کا فیصلہ سنانے میں ناکام ہوتی ہے، تو ملازم کو یہ حق حاصل ہے کہ ایپلیٹ اتھارٹی کو درخواست دے کر کمیٹی سے فیصلہ جلدی سنانے کی درخواست کر سکتا ہے۔

قانون کے مطابق انکوائری کمیٹی کی طرف سے متعلقہ ملازم کے خلاف چارج شیٹ ملازم کو دی جائے گی اور محکمے کے دیگر ملازمین کے بیانات بھی بطور گواہ متعلقہ ملازم کے سامنے ریکارڈ کیے جائیں گے۔

کرپشن میں ملوث ملازم کے خلاف کارروائی

انکوائری کمیٹی بننے کے بعد اگر متعلقہ ملازم کے خلاف کرپشن یا پلی بارگین کے الزامات ثابت ہو جاتے ہیں، تو ان کو اپنے عہدے سے برخاست کیا جائے گا تاہم ایسے کیسز میں برخاست کا حق عدالت کو حاصل ہو گا۔

اگر کسی ملازم کے خلاف بغیر نوٹس کے غیر حاضری پر انکوائری کا حکم دیا جاتا ہے، تو انکوائری کمیٹی سب سے پہلے متعلقہ ملازم کے مستقل پتہ پر نوٹس جاری کرے گا اور ان کو بتایا جائے گا کہ وہ 15 دن کے اندر دفتر جوائن کریں۔

تاہم اگر وہ نوٹس ان کے پتہ پر نہ پہنچ سکے تو متعلقہ محکمہ دو بڑے اخبارات میں اشتہار جاری کر کے متعلقہ ملازم کو 15 دنوں کے اندر دفتر آنے کا کہا جائے گا اور اگر اس کے باوجود میں ملازم ڈیوٹی سے غیر حاضر رہا تو ان کو نوکری سے برخواست کیا جائے گا۔

کسی بھی انکوائری مکمل ہونے اور متعلقہ ملازم کے خلاف الزامات ثابت ہونے کے بعد کمیٹی اس ملازم کو دوبارہ نوٹس جس میں تمام الزامات ثابت ہونے کے حوالے سے بار کی گئے ہوں، جاری کر کے ملازم کو سننے کا موقع دیا جائے گا۔

کمیٹی سے نوٹس ملنے کے بعد قانون کے مطابق متعلقہ ملازم کم از کم سات اور زیادہ سے زیادہ 15 دنوں کے اندر کمیٹی کو اپنا جواب جمع کرانا ہو گا کہ ان کے خلاف کارروائی کیوں کی جائے۔

انکوائری کمیٹی کے فیصلے کے بعد متعلقہ محکمہ دیکھیں گے کہ کیا انکوائری درست طریقے سے کی گئی ہے اور اگر متعلقہ محکمے کو لگے کہ یہ انکوائری درست طریقے سے نہیں کی گئی ہے تو وہ کیس کو دیکھنے کے لیے دوسری کمیٹی بنانے کا اختیار رکھتا ہے۔

فیصلے کے بعد ملازم کو کیا حق حاصل ہے؟

قانون کے مطابق اگر کسی بھی ملازم کے خلاف انکوائری کمیٹی فیصلہ کر کے ان کو ملازمت سے برخواست یا کوئی بھی ایکشن لینے کا فیصلہ کرتی ہے، تو متعلقہ ملازم متعلقہ صوبے میں قائم ملازمین کے لیے سروس ٹریبونل میں تین دن کے اندر درخواست جمع کرا سکتے ہے کہ ان کے خلاف کارروائی کو روکا جائے۔

CSS Times